

## 175590-خاوند بے نماز ہے اور تین طلاقیں دے دیں

### سوال

تقرباً تین برس قبل میری شادی ہوئی، اور اب دس ماہ سے میری خاوند سے علیحدگی ہو چکی ہے، ہم اپنی ازدواجی زندگی خوش و خرم بسر کر رہے تھے، اس لیے کہ میرا خاوند مشکل طبیعت والا ہے، میں محسوس کرتی ہوں کہ وہ میری قدر نہیں کرتا، یا پھر میں جس حالت میں ہوں وہ مجھے قبول نہیں کرتا، اور اس نے مجھے کہی ماہ قبل ٹیلی فون پر ایک ہی بار تین طلاقیں دے دیں۔

لیکن میرا خیال ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہا تھا اس کی نیت نہ تھی، اس کے بعد کئی ماہ تک ہمارا تعلق بڑا محبت والا رہا یہاں ایک اور پر بلم یہ ہے کہ گھر میں دو کہتے ہیں، جن سے میرا خاوند بہت زیادہ مانوس ہے، جب ہم اکٹھے اسی گھر میں رہتے تھے تو مجھے وہاں کتوں کے ساتھ رہتے ہوئے بڑی مشکل ہوتی تھی۔...

بڑائے مہربانی میر سے اس مشکل حالات میں میری مدد فرمائیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزاۓ خیر عطا فرمائے۔

### پسندیدہ جواب

اول :

جب مرد اپنی بیوی کو "تجھے تین طلا" یا "تجھے طلاق تجھے طلاق تجھے طلاق" کے الفاظ بولے تو فتحاء کرام کے راجح قول کے مطابق اسے ایک طلاق واقع ہوگی، مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (96194) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

جب طلاق کے لفظ صریح ہوں مثلاً میں نے تجھے طلاق دی، یا تم طلاق یافتہ ہو، یا تجھے طلاق تو ان الفاظ میں طلاق کی نیت شرط نہیں، بلکہ صرف الفاظ بولنے سے ہی طلاق واقع ہو جائیگی۔

دوم :

کہتے رکھنا حرام ہیں، صرف جو شریعت مطہرہ نے استثناء کیا ہے اسی غرض سے کتا رکھا جاسکتا ہے، اور وہ شکار کے لیے یا پھر جانور کے لیے یا کھیتی کی خاوند کے لیے، اس سے گھروں کی خاوند کے لیے رکھنا بھی ملحت ہو گا۔

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (69840) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

لیکن ان استثنائی حالات میں بھی کتاب کھر سے باہر رکھا جائیگا، کیونکہ گھر میں کہتے کی موجودگی فرشتے کے دخول میں مانع ہے۔

ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس گھر میں کتا اور تصویر ہو اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3322) صحیح مسلم حدیث نمبر (2106)۔

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (33668) کے جواب کا مطالعہ کریں۔

اور بیوی کو حق حاصل ہے کہ وہ جس گھر میں کتے رکھے گئے ہیں، اس کی بجائے کسی دوسرے گھر میں رہے، اور خاوند کو اسے دوسری رہائش لے کر دینی چاہیے۔

سوم :

علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق کل و سستی کے ساتھ نماز ترک کرنا کفر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج کر دیتی ہے اس کے دلائل بہت ہیں جنہیں آپ سوال نمبر (5208) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں۔

انسان کی آزمائش ابتلاء میں یہی سب سے بڑی چیز ہے اور خاوند کا سخت ہونا اور بیوی کے حقوق میں کو تابی کرنے کا ترک نماز سے مقارنہ و موازنہ نہیں کیا جاسکتا؛ کیونکہ اس کا ترک نماز پر قائم رہنا اس کے لیے اس کی بیوی کو حرام کر دے گا۔

کیونکہ کسی بھی مسلمان عورت کے لیے کسی کافر کی بیوی بننا جائز نہیں، اس لیے آپ پر واجب و ضروری ہے کہ آپ اسے نماز بروقت ادا کرنے کی دعوت دیں، اور جب تک نماز کی پابندی نہیں کرتا اسے اپنے قریب مت آنے دیں، اگر وہ توبہ کر لے اور نماز کی پابندی کرنے لگے تو احمد رضی

اور اگر وہ عدت ختم ہونے تک نماز ترک کرتا رہے تو نکاح فتح ہو جائیگا، اور حیض والی عورت کی عدت تین حیض ہے، جبے حیض نہیں آتا اس کی عدت تین ماہ اور حاملہ عورت کی عدت وضح مل ہے۔

جیسا کہ آپ سمجھ رہی ہیں یہ مسئلہ بہت عظیم ہے، اس کے نتائج خطرناک ہیں، اس کا تقاضا ہے کہ آپ اس مشکل اور پر ابلم کا پورے اہتمام سے علاج کریں، اور اس کے لیے آپ خاوند کو عظیو نصیحت کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے سامنے اس کا حکم بھی بیان کریں، اور اپنے قریب مت آنے دیں۔

اسی طرح آپ علاج کے لیے کسی اہل علم اور خیر و صلاح قریبی رشتہ دار یا اسلامک سینٹر کے ذمہ دار وغیرہ کو بھی درمیان میں ڈال سکتی ہیں، تاکہ وہ اس معاملہ کی خطرناکی کو سمجھ کر کوئی علاج کرے، اور نماز ادا کرنے تک اس کا آپ کے قریب آنا حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ سے ہم دعا گو ہیں کہ وہ آپ کے خاوند کو بہادیت نصیب فرمائے، اور آپ دونوں کے حالات کی اصلاح فرمائے۔

واللہ اعلم